34674 ـ ناجائز لباس فروخت كرنا

سوال

میں نے بعض لوگوں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:
عورتوں کا وہ لباس ساتر نہ ہو ـ یعنی چھوٹی اور ہاف قمیص وغیرہ ـ فروخت کرنا یا سلائی کرنا جائز ہے، کیونکہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ کو سرخ ریشم کا کپڑا ہدیہ دیا تھا، اور جب عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے وہ زیب تن کیا اور نبی کریم صلى اللہ علیہ وسلم نے انہیں زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے:
" میں نے تو تمہیں اس لیے دیا تھا کہ تم اسے ہدیہ کردو " تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے دور جاہلیت کے ایک دوست کو ہدیہ کردیا تھا، تو کیا اس کی یہ کلام صحیح ہے؟
اور اگر صحیح ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ اس پر قیاس کرتے ہوئے سگرٹ اور تمباکو، اور لیڈیز پینٹ شرٹ اور زنانہ و مردانہ بے پردہ لباس کی فروخت جائز ہے ؟
حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالى کا فرمان ہے:
اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو.
میری گزارش ہے کہ اس کی وضاحت کریں اللہ تعالى آپ کی حفاظت فرمائے اور اپنی نگہبانی میں رکھے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ حدیث امام بخاری نے (2104) اور امام مسلم نے (2068) نے اپنی اپنی صحیح اور دوسرے محدثین نے بھی اپنی کتابوں میں کئی ایک مقامات پر کئی ایک طرق سے روایت کی ہے، جس میں سے امام بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث (باب ما یکرہ لبسہ للرجال والنساء) عورتوں اور مردوں کے لیے ناپسندیدہ لباس کے باب میں سالم بن عبداللہ عن ابیہ کے طریق سے روایت کی گئی ہے:

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالى عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلى اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالى عنہ کے پاس ریشمی یا ریشمی آمیزش والا جبہ بھیجا، تو نبی صلى اللہ علیہ وسلم نے انہیں زیب تن کیے ہوئے دیکھا اور فرمانے لگے:

" یہ میں تیرے پہننے کے لیے تو نہیں بھیجا تھا، بلکہ یہ تو وہ شخص زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، میں نے تو اس لیے تیرے پاس بھیجا تھا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے یعنی اسے فروخت کردے"

اور یہ حدیث ایسے لباس کی تجارت کے جواز پر دلالت کرتی ہے جس کا استعمال ایك وجہ سے جائز ہو اور کسی اور وجہ سے جائز نہ ہو، اور اس کا ہبہ اور صدقہ کرنا جائز ہو، اور جو کوئی اس لباس کو خریدے یا اسے بطور ہدیہ وغیرہ دیا گیا ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح طریقہ سے استعمال کرے نہ کہ ممنوعہ طریقہ سے، اس کی مثلا یہ ہے کہ:

سونے کے زیور اور اسلحہ اور چاقو چھریاں اور انگور وغیرہ ان کا استعمال مباح میں بھی ممکن ہے اور حرام کام میں بھی استعمال کرنا ممکن ہے، لہذا ان کی تجارت کرنی اور انہیں ہبہ وغیرہ کرنا بھی جائز ہے.

اور جس نے اس کی خریداری کی یا مثلا اسے ہبہ کیا گیا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مباح اور جائز ہبہ اور فروخت وغیرہ میں استعمال کرے، نہ کہ اس سے حرام اور ممنوعہ طریقہ پر فائدہ حاصل کرتا پھرے.

لیکن جس چیز کا ہر حالت اور ہر طرح استعمال حرام ہو تو اس کی تجارت کرنا اور اسے ہبہ کرنا جائز نہیں، مثلا خنزیر، شیر، اور بھیڑیا، جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اسے فروخت کرنے کی حدیث میں دلیل نہیں ہے، لہذا سگرٹ، اور تمباکو، اور مردانہ و زنانہ بے پردہ لباس کی فروخت کو ان اشیاء کی فروخت پر قیاس کرنا جو کسی وجہ سے استعمال کرنی جائز ہے اور کسی وجہ سے ناجائز، اور کسی حالت میں ان کا استعمال کرنا ممنوع ہے تو ایك حالت میں وہ استعمال کی جاسکتی ہیں، اس لیے کہ سگرٹ اورتمباکو اور بے پردہ لباس کا استعمال ہر حالت میں حرام ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے .